السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم وضو سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے، اب پتہ چلا ہے کہ صرف بسم اللہ پڑھنا چاہیے، قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پچھلے دنوں ہمارے ایک مہربان نے ''جدید محققین کرام کی خدمت میں'' کے عنوان سے ایک معاصر رسالے میں لکھا تھا کہ کھانے اور وضو سے قبل صرف بسم اللہ کہے یا بسم اللہ الرحمن الرحیم پوری پڑھے؟ بعض کا فتویٰ بسم اللہ پڑھنے کا ہے، بعض بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں اور اس کو مستحب بتاتے ہیں۔ مذکورہ صورتحال کے پیش نظر تو کھانے اور وضو سے قبل بسم اللہ پڑھنے کو سرے سے ہی چھوڑ دینا زیادہ باعث عافیت معلوم ہوتا ہے (تنظیم اہل حدیث مجریہ ۲۵ مارچ ۲۰۰۴ء)

معزز قارئین! اس سلسلہ میں ہمیں زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم اہل حدیث ہیں اور اختلاف کے وقت اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں، چنانچہ اس کے متعلق حدیث ہے کہ ''اس شخص کا وضو نہیں جو اللہ کا نام ذکر نہیں کرتا۔'' [ابوداود، الطھارۃ: ۱۰۱]

یہ حدیث متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے جن کی تعداد نو (۹) تک پہنچتی ہے۔ ہر حدیث کی سند کے متعلق محدثین نے کلام کیا ہے، تاہم ان کے مجموعہ سے قوت پیدا ہو جاتی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی کوئی نہ کوئی اصل لامحالہ موجود ہے۔ [تلخیص الحبیر، ص: ۲۵۷، ج ۱]

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں سب سے زیادہ قوی حدیث وہ ہے، جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔ [تمام المنہ، ص: ۸۹]

اب اس بات کی وضاحت کرنا ہے کہ وضو کرتے وقت جو اللہ کا نام ذکر کرنا اس سے مراد بسم اللہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا ہے۔ امام ابن السنی نے اپنی تالیف ''عمل الیوم واللیلۃ'' میں ایک عنوان بایں الفاظ میں قائم کیا ہے کہ وضو کرتے وقت اللہ کا نام کیسے لیا جائے، یعنی تسمیہ سے کیا مراد ہے؟ چنانچہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تَوَضَّؤُوا بِاسْمِ اللّٰہِ'' یعنی بسم اللہ پڑھ کر وضو کرو۔ [عمل الیوم واللیلۃ: حدیث نمبر ۲۷]

اس کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عملی طور پر صرف ''بسم اللہ'' کہنا ہی ثابت ہے، جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں رکھا، پھر فرمایا ''بسم اللہ اچھی طرح وضو کرو۔'' [مسند امام احمد، ص ۲۹۲، ج ۳]

اس سے معلوم ہوا کہ وضو کے شروع میں بسم اللہ کے ساتھ الرحمن الرحیم کے الفاظ ثابت نہیں ہیں، جیسا کہ ذبح کرتے وقت صرف بسم اللہ کہنا مشروع ہے اور ہم اس کے ساتھ الرحمن الرحیم کا اضافہ نہیں کرتے اسی طرح وضو کے شروع میں ان الفاظ کو نہ پڑھنا ہی قرین قیاس ہے۔ چنانچہ ابن قدامہ لکھتے ہیں کہ تسمیہ سے مراد ''بسم اللہ'' کہنا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرے الفاظ اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتے، جیسا کہ ذبح کرتے، کھانا کھاتے اور پانی پیتے وقت یہی تسمیہ مشروع ہے اور اس کا محل نیت کے بعد وضو کے تمام اعمال سے پہلے ہے۔ [مغنی، ص: ۴۶، ج ۱]

اس کے علاوہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ''اے ابوہریرہ! جب وضو کرو تو پہلے بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ پڑھ لیا کرو۔'' [مجمع الزوائد، ص: ۲۲۰، ج ۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی فرمایا کہ ''جب وضو کرو تو بسم اللہ پڑھو۔'' [المطالب العلیہ، ص: ۲۵، ج ۱]

لیکن اس آخری حدیث کی سند میں حارث نامی راوی ضعیف ہے، تاہم اسے بطور استدلال نہیں بلکہ تائید کے لئے پیش کیا ہے۔ ان احادیث کے پیش نظر وضو کے شروع میں صرف ''بسم اللہ'' پڑھنا مشروع ہے۔ اختلاف سے دل برداشتہ ہو کر بسم اللہ کو ترک کر دینا زیادہ باعث عافیت نہیں ہے، جیسا کہ ہمارے ''مہربان'' نے موقف اختیار کیا ہے۔ ہاں، اگر بھول کی وجہ سے وضو کے آغاز میں ''بسم اللہ'' نہیں پڑھی گئی تو دوران وضو جب بھی یاد آئے تو اسے پڑھا جا سکتا ہے اگر وضو مکمل ہونے کے بعد یاد آئے تو اس کے بغیر بھی صحیح ہے۔ اسے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ امام ابوداود نے امام احمد سے دریافت کیا کہ جب کوئی وضو میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا حکم ہے آپ نے جواب دیا کہ ''مجھے امید ہے کہ اس پر کچھ نہیں ہے۔'' [مغنی لابن قدامہ، ص: ۱۴۶، ج ۱]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث